سوال

اگر کوئی شخص لڑکی سے مطالبہ کرے کہ وہ یہ کہے میں نے اللہ کے سامنے فلاں کو اپنا خاوند قبول کیا تو کیا اس طرح وہ بیوی بن جائیگی

جواب

لحمد للہ.

ِاف ہے، اوراسے شادی کا نام دینا جھوٹ وکذب اور دھوکہ ہے، آپ پر واجب ہوتا ہے کہ اس شخص سے فورا تعلقات منقطع کر دیں جو اللہ کے احکام کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کر رہا ہے، اور اللہ کی حرام کردہ کو حلال کر رہ ہے، کیونکہ اس کا یہ گمان کرنا کہ یہ شادی ہے اس سے وہ یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کے

، پر کوئی بھی زانی شخص اس سے عاجز ہے کہ وہ اس طرح کی شادی کسی زانی اور فاجر قسم کی عورت سے یہ شادی رچائے جس کے گناہ میں وہ برابر کے شریک ہوں، تو اس طرح وہ اس کی بیوی بن جائے اور وہ اس طرح وہ زانی قرار نہ پائیں؟!

، طرح بتدریج آپ کو اپنے سامنے بے پردہ ہونے اور پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر جانے کی کوشش کریگا اور اس طرح آپ کی تصویریں اتاری جائینگی اور انہیں نشر کیا جائیگا، اور پھر اب تو تصاویر میں بھی جعل سازی کرنا آسان ہو چکا ہے کہ کسی کی تصویر پر کسی کا چہرہ لگا دیا جاتا ہے، اور پھر ان تصاویر کے ذریعہ آ

بر (91868) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ آپ کو عبرت حاصل ہو.

غافل عورتیں ہیں جنوں نے انسان صفت بھیڑیوں نے اس طرح کے حیلوں سے اپنا شکار بنایا، حتی کہ وہ اپنی سب سے قیمتی چیز عفت و عصمت سے ہاتھ دھو بیٹھی، اور پھر اس شخص نے اسے بالکل چھوڑ دیا اور شادی کے سارے وعدے اور عہد و پیمان بھول گیا، نہ تو اسے کوئی نفقہ ملا اور نہ ہی کوئی حقوق بلکہ

، ہے جس میں عورت کا ولی موجود ہو اور دو مسلمان اور عادل گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہو اور مہر رکھا جائے، اور جو نکاح بھی ولی کے بغیر ہو وہ باطل ہے، اور جس عورت نے بھی اپنی شادی خود کی تو وہ زانیہ کہلاتی ہے.

جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جس عورت نے بھی اپنا نکاح خود کیا تو وہ زانیہ ہے"

سے دار قطنی نے روایت کیا ہے.

. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

بر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے.

. ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے"

بر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہے وہ یہ کہ آپ اللہ کا خوف رکھتی ہیں اور اللہ سے ڈرتی ہیں اور اپنے آپ کو حرام میں ڈالنا پسند نہیں کرتیں، اور اللہ کی ناراضگی مول نہیں لینا چاہتیں، اس لیے ہم آپ پر شفقت کرتے ہوئے یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس شخص کو بھول جائیں، اور اس سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لیں، انٹرنیٹ ہو یا دو

لدی ہو سکے اس سے توبہ کریں تاکہ آپ کی غلطیاں اور برائیاں مٹائی جائیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو معاف کرتے ہوئے درگزر فرمائے، اور آپ سے اس فاجر شخص کو اور اس جیسے دوسرے اشخاص کو دور رکھے اور مسلمانوں کی بیٹیوں کو محفوظ فرمائے.

ں: (84089).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

93553